کشمیر بزور شمشیر/قسط: ۲۵

تاریخ جموں وکشمیر

عبدالوھاب خان

21-10-87 سیاچن میں جنگ بندی کے لیے بھارت کی پیش کردہ تجاویز مسترد کی گئیں۔

25-10-87 سرحدوں پر بڑی تشویشناک صورت حال ہے۔(وزیراعظم محمد خان جونیجو)

01-11-87 سندھ کی سرحد پر بھارتی فوج کا بڑا اجتماع ہوا۔

4-11-87 سیاچن کے مسئلے پر پاک بھارت مذاکرات کرنے پر اتفاق رائے۔

5-11-87 سیاچن پر بھارتی حملے کا دندان شکن جواب دیں گے۔(جونیجو)

16-11-87 آزاد کشمیر میں بھارت کی زبردست فائرنگ نے سنگین صورت حال پیدا کردی۔

20-11-87 سیاچن میں پاکستان نے بھارت سے ٦ چوکیاں چھین لیں۔

2-01-88 کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے ۳ افراد ہلاک ہوئے۔

27-01-88 بھارت کو اسلحہ دینے پر روس کے خلاف احتجاج کریں گے۔(جونیجو)

17-2-88 راجیو گاندھی امن کا راستہ اختیار کرے۔(جونیجو)

23-2-88 بھارت فتنہ انگیزی پر اتر آیا ہے۔(پاکستان)

25-2-88 راجیو گاندھی نے صدر ضیاء الحق کو دورہ بھارت کی دعوت دی۔

27-2-88 صدر ضیاء نے بھارت کے دورے کی دعوت مسترد کردی۔

29-2-88 راجیو گاندھی اپنا نمائندہ فی الحال پاکستان بالکل نہ بھیجے۔(جونیجو)

12-3-88 آزاد کشمیر کے سابق صدر KH خورشید ٹریفک حادثہ میں ہلاک۔

14-3-88 بلتستان میں برفانی طوفان آیا۔پورا گاؤں تودے کے نیچے دب گیا۔۵۰ افراد ہلاک

24-3-88 بھارت پاکستان کو کوئی حیثیت نہیں دیتا۔ہم بھی اس کی پروا نہیں کرتے۔(سلیم لغاری)

18-4-88 بھارتی جنگی جہازوں نے پاکستانی سرحدوں کی خلاف ورزی کی۔

اخوت اسلامی قسط : ۷

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام کی باہمی محبت

عبدالرحیم روزی

اہل بیت عظام کے نام نامی صحابہ کرامؓ کے نام پر:

مولانا عبدالجبار سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ''مہذب اور متمدن معاشرے میں نام کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، بچے کی پیدائش پر اس کا نام رکھنے سے اس کے والدین کی نفسیات اور چاہتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ اسے اسی نام ہی سے پکارتے ہیں جو انہوں نے پسند کیا ہے۔[کتاب رحماء بینهم]

نام کی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے اچھے اچھے نام رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ برے ناموں اور بعض دیگر ناموں کو مختلف حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر ناپسند کیا ہے۔ احادیث مبارکہ کے سرمایے میں **باب الأسامي یا الاسماء** کے عنوان سے کافی رہنمائی کی گئی ہے۔

شرفاء ونجباء اپنی اولاد کے نام ایسے لوگوں کے نام پر نہیں رکھتے جن سے دشمنی ہو، جو اسلام کے دشمن ہوں، یا آباؤ واجداد کے۔ آج تک کسی باشعور مسلمان نے اپنے بیٹے کا نام نمرود، فرعون، ہامان، شداد، ابوجہل، ابلیس اور شیطان نہیں رکھا۔ اسی طرح بیٹیوں کا نام بدکار، کافرہ اور فاحشہ عورتوں کے نام پر نہیں رکھے جاتے۔ بلکہ انبیاء، شہداء، صلحائے امت، اصحاب کرامؓ اور اپنے ہم مسلک بزرگان اور اہل وعقیدت کے نام رکھتے ہیں۔ اور جس دور میں جو افراد کسی کے آئیڈیل اور پسندیدہ ہوتے ہیں اسی کا رنگ اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے ناموں کی شکل میں نمایاں نظر آتا ہے۔ انسانی معاشرے کی یہی صورت حال اور روش صحابہ اور اہل بیت عظام کے مابین بھی تھی۔ ان کا معاشرہ اس اصول سے مختلف نہ تھا۔ ان کے درمیان مدح وثنا کا تبادلہ، ناموں کا اشتراک، قرابت داری بصورت دامادی آپس میں غیر متزلزل تعلقات اور روابط موجود تھے۔ جس سے انکار ایک مکابر، کج رو، اور بھینگا انسان ہی کرسکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے دلائل بھی کارآمد نہیں صرف یہ عقیدہ یاد رکھے کہ

''**من یهد الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له**''

صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے مابین موجود تعلقات وروابط اور مدح وثنا کے تبادلوں پر مٹی کے دبیز تہ چھائے ہوئے ہیں جن کو اٹھانے اور حقیقت کو آشکارا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ﴿إنما المؤمنون إخوة﴾ کے مطابق مسلمان آپس

میں محبت ومودت کے ساتھ زندگی گزار سکیں، مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرسکیں۔اور ایک دوسرے کو سمجھ سکیں احترام کرسکیں معاملہ یہاں تک دھندلا ہو چکا ہے کہ جب اہل بیت عظام کی زبانی صحابہ کرام کی مدح وثنا اور اپنے بیٹوں کے نام نامی ان کے نام پر رکھنے یا صحابہ کی زبانی اہل بیت کی مدح وثنا اور آپس کے گہرے تعلقات و روابط بیان کیئے جاتے ہیں تو بے چارے عوام پریشان ہوکر سوٴالیہ نشان بن جاتے ہیں کہ کیا امر واقعی اسی طرح ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ واعظین اور ذاکرین حضرات نے روزمرہ کے خطبوں اور قصوں میں سامعین کو یہ باور کررکھا ہے کہ اہل بیت اور صحابہ کرام کے مابین نفرتوں اور عداوتوں کی دیوار برلن یا سد سکندری حائل تھا۔اور وہ دونوں روزمرہ میدان کارزار سجا کر ایک دوسرے کے اکھاڑ پچھاڑ میں مصروف رہتے اور بزم سخن میں دشنام طرازی اور سبّ وشتم کا تیغ وتفنگ استعمال کرتے تھے۔وہ کبھی بھول کر بھی حقیقی روابط کو بیان نہیں کرتے۔اس طرح پشت در پشت خلفائے راشدین، اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے مابین گہرے روابط سے عوام نابلد ہیں اور ان کے کان صرف منفی باتوں کو سننے کے عادی ہو چکے ہیں اسی پر بچے جوان جوان بوڑھے اور بوڑھے فنا ہو چکے ہیں۔

سطور ذیل میں شیعی مکتب فکر کے بیشتر مصادر ومراجع سے مذکورہ دونوں گروہوں کے مابین ربط ومحبت کے چند نمونے پیش کیئے جاتے ہیں جس سے قاری خود اندازہ کریں کہ اہل بیت اور صحابہ کے مابین محبت ومودت کا رشتہ کتنا مضبوط تھا! ان اہل بیت عظام کے تذکرہ خیر سے اہل سنت والجماعت کے کتب تراجم خالی نہیں۔ذرا سی ہمت کریں اور جناب علی مرتضیٰؓ ودیگر ائمہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے بیٹوں، بیٹیوں، بھائیوں، بہنوں، چہیتوں اور عزیز واقارب کا نام صحابہ کرام کے نام پر رکھیں۔ان شاءاللہ العزیز ہمارے ان پیشوایان دین وملت نے صحیح کیا ہے، غلط نہیں۔وہ ہم سے کہیں بہتر جانتے تھے، ہم ان سے بہت ہی فروتر اور بونے قد کاٹھ کے ہیں۔ساری بہتری اسی میں ہے کہ انبیاء کرام، اصحاب رسول، ائمہ دین اور صلحائے امت کی تعلیمات پر چل کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے۔

۱۔ **ابو بکر بن علی بن ابی طالب:** ان کا نام محمد اصغر تھا۔یہ جناب امام حسینؓ کے ساتھ طف (کربلا) میں شہید ہوئے۔ان کی ماں لیلیٰ بنت مسعود نہشلیہ ہے۔[الاسماء والمصاهرات بين آل البيت ١٤٣ بحواله الارشاد للمفيد ص١٨٦ـ ٢٤٨، فصل اسماء من قتل مع الحسين بن على من اهل بيته ، تاريخ يعقوبى فصل اولاد على ، بحار الانوار ٢٤/ ١٢٠، منتهى الآمال للشيخ عباس القمى ١/٢٦١، الانوار النعمانيه ١/ ٣٧١، ابن قتيبه فى المعارف / ٢١٠، تاريخ الرسل والملوك ٣/ ١٦٢ مشجر الاولياء ص٧٨، خطبات ظهير ٢٤٥ ، خاتمة مختصر تحفة اثنى عشريه ص٣٠٩ رحمة للعالمين ٢ /١١٤]

۲۔ ابو بکر بن حسن بن علی بن ابی طالب : یہ بھی اپنے چچا سیدنا حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے[الاسماء والمصاهرات ص ٤١ بحواله الارشاد ٢٤٨ ، تاريخ يعقوبى ، منتهى الآمال ١/ ٥٤٤، عمدة الطالب ٦٤ ـ ١٠٧، نسب قريش ٥٠ ، سير اعلام النبلاء ٣/٢٧٩، تاريخ الرسل والملوك ٣/ ٣٤٣، الكامل ٣/ ٤٤٣]

۳۔ ابو بکر بن حسین : علامہ احسان الٰہی ظہیر کے ''خطبات'' صفحہ ۲۴۵ میں ان کا ذکر ہے۔

۴۔ ابو بکر علی زین العابدین : یہ امام زین العابدین کی کنیت ہے۔[اربلى فى كشف الغمة وعنه الاسماء والمصاهرات ٢٤٣]

۵۔ ابو بکر بن موسیٰ الکاظم : امام کاظم کے ہاں علی رضا، زید، عقیل، ہارون، حسن، حسین، عبداللہ، اسماعیل، حمزہ، عبدالرحمٰن، قاسم، جعفر اکبر، جعفر اصغر، عبیداللہ، عمر اور احمد وغیرہ پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ عمر کی جگہ محمد ہے۔[الاسماء والمصاهرات ٤٣ ـ ٦٢ بحواله كشف الغمة ٣/ ١٠، ط: درا لاضواء]

۶۔ ابو بکر علی رضا بن موسیٰ الکاظم : یہ امام علی رضا کی کنیت تھی۔[نورى طبرسى فى الحم الثاقب فى القاب واسماء الحجة الغائب ، ابو الفرج الاصبهانى فى مقاتل الطالبين ٥٦٢، الاسماء والمصاهرات ٤٤]

۷۔ ابو بکر محمد مهدی منتظر بن الحسن العسکری المکنیٰ بأبی بکر [النجم الثاقب /١٤، الاسماء المصاهرات]

۸. ابو بکر بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب: مؤرخ ابن خیاط کے مطابق یہ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے [انساب الاشراف صفحه ٦٨ ، تاريخ خليفه بن خياط ٢٤٠] جبکہ [سير أعلام النبلاء ٣/ ٢٩، المعارف٢٠٧، جمهرة انساب العرب لابن حزم ٦٩ ، مختصر تحفة اثنى عشريه ٣٠٩] کے مطابق یہ امام حسین کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے ۔الاسماء والمصاهرات ٤٥]

۹. ابو بکر بن الحسن المثنی بن الحسن السبط بن علی بن ابی طالب :اصفہانی کہتا ہے: یہ اپنے بھائی ابراہیم بن الحسن المثنی کے ساتھ بصرہ میں قتل کیے گیے۔[الاسماء والمصاهرات ٤٦ بحواله مقاتل الطالبين ١٨٨]

[۲] عمر : اہل بیت عظام نے درج ذیل لوگوں کا نام عمر رکھا:

۱. عمر الأطرف بن علی بن ابی طالب : [سر السلسلة العلوية ١٢٣ بعنوان نسب عمر الأطرف] شیخ عباس قمی لکھتا ہے کہ ''عمر اور رقیہ کبریٰ جڑواں تھے۔'' [منتهى الآمال ١/ ٢٦١ ؛ بحار الانوار٤٢/ ١٢٠، الارشاد ٢/ ٣٥٤ ، باب اولاد امير المومنين عليه السلام ، كشف الغمة٢/ ٦٤] ابن عنبہ عمدة الطالب ١٠٣ میں لکھتا ہے کہ ''امیر المومنین علیہ السلام کی نسل پانچ اولاد سے چلی: حسن، حسین، محمد بن حنفیہ، عباس شہید طف اور عمر الاطرف[المعارف ٢١٠ ، مصعب الزبيرى فى نسب قريش ٤٢،

الأصيلي في أنساب الطالبين ٣٣١، سير اعلام النبلاء ٤/ ٣٤ /طبقات ابن سعد ٥/ ٨٧، ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب رقم ٤٩٥١، ابن ابی حاتم فی الجرح و التعديل ٦/ ١٢٤ ، مشجر الاولياء ٧٨]

محمد بن سلام کہتا ہے کہ میں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے پوچھا: آپ کا نام جناب علی مرتضٰی نے عمر کیسے رکھ لیا؟

عیسیٰ: میں نے اپنے والد صاحب سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے والد عمر کے حوالے سے کہا کہ میرے والد محترم علی مرتضٰی کے ہاں جب میں پیدا ہوا تو اس وقت عمر بن خطاب خلیفہ تھا۔ میرے والد نے خلیفہ عمر کو خوشخبری دی کہ اُمیر المؤمنین! آج رات میرے ہاں بچہ ہوا ہے۔

عمرؓ نے کہا: وہ مجھے عنایت کیجئے۔

علیؓ: میں نے ایسا کر دیا۔

عمرؓ: میں نے اس کا نام عمر رکھ دیا اور اپنا غلام مورق اس کو ہبہ کر دیا۔[تاريخ دمشق ٤٨/ ٢٠٣ الأسماء والمصاهرات ٦٤]

ان عمر الاطرف صاحب کی اولاد میں سے عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف نے ۲۰۷ھ میں عباسیوں کے خلاف خروج کیا۔[سه ماهی رسالة الثقلين قم ايران شماره ٤١/ ٢٠٢ ، خاتمه تحفه اثنى عشريه ٢٠٩] علامہ بلاذری نے [انساب الاشراف ٢/ ١٢ طبع بيروت ١٩٧٤م] میں لکھا ہے کہ ان کا نام عمر بن خطاب نے رکھا تھا اور مورق نام کا ایک غلام انکو عطیہ کیا تھا۔[الاسماء والمصاهرات ٥١، خاتمه مختصر تحفه ٣٠٩]

۲. **عمر الاصغر بن علی بن ابی طالب** : [ابن الطقطقی فی الاصيلی فی انساب الطالبين بتحقيق مهدی رجائی ٥٦-٥٨]

۳. **عمر بن الحسن بن علی بن ابی طالب** : یہ سیدنا امام حسین کے ساتھ طف یعنی کربلا میں شہید ہوئے۔ [عمدة الطالب ٦٤، تاريخ يعقوبی ، منتهى الآمال ١/ ٣٤٢ ، المعارف ٢١٢] ان کا نام یہی درست ہے۔ شیخ مفید نے [الارشاد ٢/ ٢٠] اربلی نے [كشف الغمة ٢/ ١٨٤]، مصعب زبیری نے [نسب قريش ٥٠] میں ''عمرو'' لکھا ہے جو کہ الاسماء والمصاہرات کے مصنف کے مطابق وہم ہے۔ نیز دیکھیے [مشجر الاولياء ، رحمة للعالمين ٢/ ١١٤، خطبات علامه ظهير ٢٤٠]

۴. **عمر بن الحسين بن علی بن ابی طالب** :[رسالة التستری فی تواريخ النبی والآل، والتستری فی قاموس الرجال ١٢ / ٨٣ طبع قم ايران ، خطبات ظهير ٢٤٥]

۵. **عمر الاشرف ابو حفص بن علی زین العابدین** : ان کا لقب اشرف، عمر الاطرف سے ممتاز کرانے کے لیے رکھا گیا۔[الارشاد ۲٦۱، عمدة الطالب ۲۲۳، کشف الغمة ۲/ ۲۷۲، الاصیلی ۲۷٦، الانوار النعمانیه ۱/ ۳۷۵، نسب قریش ٦۱ جمهرة انساب العرب ۵۳، المعارف ۲۱۵ البدایة والنهایة ۹/ ۱۰٤، سیر اعلام النبلاء ٤/۳۸۷]

علامہ مفید[الارشاد ۲/ ۱۷۰] میں لکھتا ہے کہ عمر بن علی بن حسین بڑی ہی فاضل شخصیت تھے جو نبی اکرم ﷺ اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے صدقات واوقاف کے نگران بنے، بہت ہی پرہیزگار اور جود وسخا کے مالک تھے۔ ابن طقطقی اپنی کتاب[الاصیلی ۲۷٦] میں رقمطراز ہے کہ ''ابو حفص عمر الاشرف بنو ہاشم کا ایک ممتاز عالم اور صاحب فضل وکرم شخصیت تھا۔'' [الاسماء والمصاهرات ۵٦، مشجر الاولیاء ۱۱۲، رحمة للعالمین ۲/ ۱۱۹]

٦. **عمر (الشجری) بن علی الاصغر بن عمر الاشرف بن علی زین العابدین** : ابن عنبہ[عمدة الطالب ۲۸۲] میں لکھتا ہے کہ ''عمر الشجری کا اکلوتا بیٹا ابو عبداللہ تھا، ان کے دو بیٹے عمر اور علی ہوئے۔ شاید ابو عبداللہ کا نام محمد ہے جن کے بیٹے عمر کا ذکر نیچے آرہا ہے۔ یہ شجری علم الہدی سید مرتضی اور ان کے بھائی [جامع نہج البلاغہ] سید رضی کی ماں کا جد ہے۔[منتهی الآمال ۲/ ٦۲، نہج البلاغہ اردو ترجمہ از علامہ مفتی جعفر حسین ص۵٦] اور یہ بنو ہاشم میں بڑی قدر ومنزلت والا تھا۔[الاصیلی ۷۷، الاسماء والمصاهرات ۵۷]

۷. **عمر بن محمد بن عمر الشجری بن علی الأصغر المحدث بن عمر الاشرف**[عمدة الطالب ۲۸۲ الاسماء والمصاهرات]

۸. **عمر بن یحیٰ بن حسین بن زید الشهید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب**۔[محمد الأعلمی الحائری فی تراجم اعلام النساء ۳۵۹] ان سے دوسرے بھائیوں کی نسبت زیادہ نسل چلی[عمدة الطالب ۲٤۲، الاصیلی ۲٤۹، الاسماء والمصاهرات ۵۹، سه ماهی رسالة الثقلین ایران ٤۱ / ۲۰۵]

۹. **عمر ابو علی بن یحیٰ بن الحسین النقیب بن احمد المحدث الشاعر بن عمر بن یحیٰ بن زید الشہید بن علی زین العابدین** : یہ عمر، عمر بن یحی ابن زید الشہید مذکور کے پڑپوتوں میں شامل ہے۔ یہ حاجیوں کا امیر تھا۔ قرامطہ سے صلح کرکے حجر اسود کو واپس لایا، ۱۳ دفعہ حج کیا۔ جس روز بغداد میں فوت ہوا، تمام دکانیں بند ہوگئیں۔ عمرؒ نے ۱۳ بیٹے چھوڑے، ہر ایک کا نام ''محمد'' تھا۔ [الاصیلی ٤۵٤، عمدة الطالب ٤۵٤]

۱۰. **عمر بن محمد بن عبد الله بن عمر بن سالم بن ابی یعلی بن ابی البرکات محمد (نقیب واسط) بن ابی طاہر**

عبداللہ بن ابی الفتح محمد الأشتر ابی الرجاء بن عبداللہ الاعرج بن الحسین الاصغر بن علی زین العابدین ۔[عمدۃالطالب ۲۹۷]

١١. **عمر ابو علی المختار النقیب بن مسلم ابی العلا بن ابی علی محمد الامیر بن محمد الاشتر** ۔[الاصیلی ۲۹٦]

١٢. **عمر بن علی بن عمر بن الحسن الافطس بن علی الاصغر بن علی زین العابدین**۔[عمدۃ الطالب ۳۱۵]

١٣. **عمر بن علی بن عمر بن الحسن الافطس بن علی الاصغر بن علی زین العابدین** ۔ یہ عمر بن الافطس (سیریل نمبر۱۲) کا پوتا ہے۔[عمدۃ الطالب ۳۱۵ ، نسب قریش ۷۳، اصیلی ۳۱۳ ، الاسماء والمصاھرات ٦۱]

ابن عنبہ کہتا ہے: ابوالحسن العمری کے مطابق حسین بن افطس کی ماں عمری ہے جو خالد بن ابی بکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کی دختر ہے۔[عمدۃ الطالب ۳۱۵] جبکہ نسب قریش میں ہے کہ اس کی ماں جویریہ بنت خالد بن ابی بکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ہے۔

١٤. **عمر المنـ-ـزرانی بن محمد بن عبد اللہ بن محمد الاطرف** (از نسل عمر الاطرف بن علی بن ابی طالب) یہ پہلا علوی ہے جو بلخ کے منجوران علاقے میں داخل ہوا۔ وہاں ان کے ہاں چار بیٹے پیدا ہوئے ۔[عمدۃ الطالب ۳۳۵ـ۳٤۷]

١٥. **عمر بن جعفر (شاہ ملتان) بن ابی عمر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر الاطرف** ۔[اصیلی ۳۳۳، فی بیان اولاد عمر الاطرف]

١٦. **عمر بن موسیٰ الکاظم بن جعفر الصادق** ۔[تواریخ النبی والآل ۱۲٦، کشف الغمۃ ۳/ ۹ بحار الانوار ٤۸/۲۸۸، مشجر الاولیاء ۱۳۸]

١٧. **عمر بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب** ۔مؤلف الاسماء والمصاہرات نے ص۶۳ میں تعلیق چڑھاتے ہوئے لکھا ہے کہ [منتھی الآمال ۱/ ۳٦۸] میں ''عمران بن علی'' لکھا گیا ہے جو کہ یقیناً سہو ہے کیونکہ حضرت علی مرتضی کا عمران نام کا کوئی بیٹا نہ تھا۔

١٨. **عمر بن محمد بن عمر الاطرف بن علی بن ابی طالب**. [عمدۃ الطالب ٦٤۱ ، ابن قتیبۃ فی